Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۵ محرم سنہ ۱۳۹۷ھ ۶ صلح سنہ ۱۳۵۶ہش ۶ جنوری سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کل بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی صحت کے متعلق لاہور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تسلی بخش طور پر افاقہ نہیں ہو رہا، حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم ملک صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب دار الضیافت ربوہ میں شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا۔ براہِ کرم تمام ممبران وقتِ مقررہ سے قبل ربوہ پہنچ کر اس میں شمولیت فرماویں۔ (سیکرٹری)

آئندہ دو ہفتہ تک ملاقات نہیں ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے ۲۳/۱/۷۷ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہوسکے گی

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں

اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو

"صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں.... نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اُس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اُس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آئی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صد ۱۰۹، صد ۱۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ صلح ۱۳۵۶ ہش
۶ جنوری ۱۹۷۷ء

ایک خطرناک روحانی بیماری اور اس کا ہولناک انجام

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ مومنوں کا بنیادی طور پر دو صفات سے متصف ہونا ضروری ہے ان میں سے ایک ہے خوفِ الٰہی اور دوسرا محبتِ الٰہی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑ گڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اور اس (یعنی خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تَضَرُّع کا لفظ خوفِ الٰہی کے لئے اور خُفْيَةً کا لفظ محبتِ الٰہی کے لئے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ انہی آیات میں آگے چل کر خَوْفًا وَّطَمَعًا کے الفاظ سے اس کی از خود صراحت ہو جاتی ہے۔ خوفِ الٰہی کی تعلیم اس لئے دی تا کہ مومن اس کے زیرِ اثر اعتداء سے بچیں اور گناہوں کے قریب نہ پھٹکیں اور اس طرح زمین میں فساد پھیلانے کا موجب نہ بنیں اسی لئے فرمایا لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔ اور محبتِ الٰہی سے متصف ہونے پر زور اس لئے دیا تا کہ مومن اعتداء سے مجتنب رہتے ہوئے گناہوں سے بچنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ پوری شرائط کے ساتھ نیکیاں بجا لانے میں ترقی کر کے محسنین میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کے مورد بنیں اسی لئے فرمایا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

مروّجہ مذاہب میں سے جن میں خوفِ الٰہی کو نظر انداز کر کے صرف محبتِ الٰہی پر زور دیا گیا ہے ان کے ہاں بالآخر اباحت کا دروازہ کھلے بغیر نہیں رہا اور صلاح اور نیکی اور پاکیزگی و طہارت کے اوصاف ان میں سے یوں عنقا ہوئے کہ گویا مذہب سے ان کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی لئے اسلام نے خوفِ الٰہی اور محبتِ الٰہی ہر دو پر زور دیا ہے اور گناہوں کے سدِّ باب کے پیشِ نظر خوفِ الٰہی کو مقدّم کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک گناہوں کا سدِّ باب نہ ہو نیکیاں بجا لانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ چونکہ محبتِ الٰہی کی طرح خوفِ الٰہی کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بعض نواہی کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی علّتِ غائی یہ بتائی ہے تا کہ یہ ظاہر ہو کہ کون خوفِ الٰہی کی صفت سے متصف ہے اور کس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے خالی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (المائدہ آیت ۹۵)

ترجمہ:۔ تاکہ اللہ ان لوگوں کو ظاہر کر دے جو علیحدگی میں اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر جو (شخص) اس (حکم کے سُننے) کے بعد (بھی) حد سے باہر نکلے گا تو اسے دردناک عذاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا اور وہ اس گمان میں ہوتے ہیں کہ نافرمانی اختیار کرنے اور گناہوں میں ملوّث ہونے کے نتیجہ میں ان پر کوئی گرفت نہیں ہو گی اور وہ امن میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار فرمایا ہے کہ وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ کمال بے خوفی سے گناہوں کا ارتکاب کرنے کے باوجود وہ امن میں رہیں گے۔ نافرمانی اور گناہوں پر دلیری کی سزا کے طور پر وہ اسی دُنیا میں قسم ہا قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل آیات ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ پھر کیا بُری تدبیریں کرنے والے اس بات سے بے خطر ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا اُس طرف سے ان پر عذاب وارد کر دے جہاں سے عذاب آنے کا انہیں خیال تک نہ ہو یا انہیں ان کے سفروں میں ہی (کسی جگہ) دبوچ لے۔ پس وہ (اس معاملہ میں اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔ یا وہ انہیں دہشت زدہ کر کے آہستہ آہستہ پکڑ لے (یہ اپنے وقت پر ہو گا) کیونکہ تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے نافرمانوں یعنی بے خوفی سے گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں اور اس کے ماموروں کو جھٹلانے والوں اور ظلم کی راہ سے انہیں اذیتیں پہنچانے والوں کو خبردار فرمایا کہ اس بے خوفی کے نتیجہ میں وہ اور بھی کئی قسم کے عذابوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ (بنی اسرائیل آیات ۶۹، ۷۰)

ترجمہ:۔ پس کیا تم (خوفِ الٰہی سے عاری ہونے کے باعث) نڈر ہو گئے ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کے کنارہ پر ہی (زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں والی زبردست آندھی چلا دے اور پھر تم اپنا کسی کو چارہ گر بھی نہ پاؤ۔ کیا تم بے خطر ہو گئے ہو کہ وہ دوسری بار پھر تمہیں سمندر میں لوٹا دے اور پھر تم پر طوفانِ بادوباراں بھیج دے، پھر تمہاری ناشکری کے باعث تمہیں غرق کر ڈالے اور پھر اس (عذاب) پر تم ہمارے خلاف اپنا کوئی مددگار نہ پاؤ۔

بے خوفی کے زیرِ اثر نافرمانی اور گناہوں پر دلیری اور مامورینِ الٰہی کا انکار ایسا جرم ہے جس کے سبب اور بھی کئی قسم کے عذاب وارد ہو سکتے ہیں اسی لئے ایسے عذابوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ (الملک آیات ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ:۔ کیا تم آسمان میں رہنے والی ہستی سے اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تم کو دُنیا میں ذلیل کر دے پھر ناگہاں زمین جنبش کرنے لگے۔ کیا آسمان میں رہنے والی ہستی سے تم اس بارے میں بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے۔ سو (جس شکل میں بھی میرا غضب نازل ہو گا) تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا سخت تھا۔ اور جو ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے بھی (مامورینِ الٰہی کو) جھٹلایا تھا۔ پھر انہوں نے (دیکھا یا نہ دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا سخت تھا۔

الغرض خوفِ الٰہی سے عاری ہونا انتہائی خطرناک روحانی بیماری ہے۔ اس کے نتیجہ میں گناہوں پر دلیری پیدا ہوتی ہے اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں انسان بالآخر غضبِ الٰہی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتا۔ عافیت اسی میں ہے کہ انسان ہر آن خشیتِ الٰہی سے معمور رہے اور اس کے زیرِ اثر گناہوں کے ارتکاب سے مجتنب رہتے ہوئے محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہو اور نیکیوں میں ترقی کر کے محسنین میں شامل ہونے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے تا کہ وہ نہ صرف اُس خطرناک روحانی بیماری سے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے عاری ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ہولناک انجام سے محفوظ ہو سکے بلکہ نیکیوں میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے افضال و انعامات کا وارث قرار پا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقۃ المہدی

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری
(قسط اوّل کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۹ دسمبر ۶۶ء)

امام مہدی کے ظہور کا زمانہ

حاضرین کرام! یہ مضمون نامکمل رہے گا جب تک حقیقۃ المہدی کے سلسلہ میں دو اہم اور ضروری سوالوں کا جواب نہ دیا جائے۔

اول یہ کہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ کونسا ہے؟

دوم۔ یہ کہ اگر اس عظیم موعود کے ظہور کا وقت آگیا ہے تو وہ مبارک ہستی کونسی ہے اور اس کے مامور برحق ہونے کا ثبوت کیا ہے؟

پہلے سوال یعنی مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ کے بارے میں عرض ہے کہ وہ زمانہ یہی زمانہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں قرآن مجید و احادیث کی رو سے یہی چودھویں صدی ہجری اس مبارک ظہور کا زمانہ ہے۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

گویا امت محمدیہ میں خلفاء اسی نہج پر قائم ہوں گے جس پر بنی اسرائیل میں ہوئے تھے بنی اسرائیل میں چودھویں صدی میں حضرت عیسےٰ بن مریم "رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ" مبعوث ہوئے تھے ضروری ہے کہ امت محمدیہ میں بھی آنے والا موعود مہدی جسے مسیح کا نام بھی دیا گیا ہے چودھویں صدی میں مبعوث ہو۔ شیعہ مفسرین نے آیت استخلاف کے متعلق اپنے آئمہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"انها نزلت فی القائم من آل محمد وهو المهدی فی آخر الزمان"

(غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

پس اس طور سے ظہور مہدی کا زمانہ متعین ہو جاتا ہے۔

(ب) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:-

"علمنی ربی جل جلالہ ان القيامة قد اقتربت والمهدی تهيأ للخروج"

مجھے میرے خدا نے بتایا ہے قیامت قریب آگئی ہے اور امام مہدی ظاہر ہونے کے لئے بالکل تیار ہے۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

(ج) ظہور مہدی کے زمانہ کے متعلق نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

"نزد ایشاں (اہلسنت) از مسلمات است کہ ظہور الآیات بعد المائتین یک ہزار و دو صد از ہجرت ے باید کہ بگذرد بعد ازاں علامات قیامت شروع شود، انتہی مراد علامات کبریٰ قیامت است و مقدمہ ایں علامات ظہور مہدی است"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۳)

پھر لکھتے ہیں:-

"و مہدی در عالم ظاہر نشد، بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وی اتفاق افتد ...... مہدی مجدد دین است و آنکہ درباره مجدد دین آمده کہ ان اللہ یبعث علی رأس کل مائة سنة من یجدد لہا دینہا"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵)

ایک اور جگہ انہوں نے لکھا ہے:-

"مقدمہ ایں اشراط ظہور مہدی است پس تواں گفت کہ در دہ سال کہ از مائہ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر صد چہاردہم"

(حجج الکرامہ صفحہ [illegible])

آخری زمانہ کی عملی بدحالی اور اخلاقی گراوٹ کی جو خبر احادیث میں دی گئی تھی کہ دینی علم جاتا رہے گا، جہالت پھیل جائیگی۔ قرآن کے قاری تو بہت ہونگے مگر عمل نہ ہوگا۔ فقہاء راہنمائی کی بجائے گمراہی پھیلائیں گے۔ خیانت عام ہوگی مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی ظلم و فساد پھیل جائے گا حکمران فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے وغیرہ وغیرہ (کتاب مہدی موعود مطبوعہ ایران) یہ سب علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا زمانہ آچکا ہے پس یہی وقت مہدی موعود کے ظہور کا ہے۔

(د) جناب خواجہ حسن نظامی نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ:-

"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔۔۔ کیا عجب ہے کہ یہی وقت ہو ورنہ ۱۳۵۰ھ ہجری تک تو ظہور بالکل یقینی ہے"

(سفرنامہ خواجہ حسن نظامی صاحب)

خاکسار کو امسال ماہ اگست میں ایران جانے کا اتفاق ہوا وہاں تو در و دیوار اور جمہور مرد و زن امام مہدی کے خروج کے لئے چشم براہ ہیں۔ مسجدیں صاحب الزمان کے نام پر بن رہی ہیں کتابیں بکثرت شائع ہو رہی ہیں۔ رسالے بڑی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں۔ اور پُر درد دعائیں کی جا رہی ہیں کہ:-

"یا صاحب الزمان بظهورت شتاب کن شتاب کن!!"

(کتاب مہدی موعود صفحہ ۱۲۱۸ مطبوعہ ایران)

بعض بادشاہوں تک کو امام مہدی رؤیا میں نظر آرہے ہیں اور بعض شاعر حضرات تو یہاں تک کہہ چکے ہیں ؎

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے کہہ دو سلام پاک جعفرؑ کا

پس یہی زمانہ حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہے۔ آیات و آثار شہادت دے رہے ہیں فطرتیں پکار رہی ہیں اسی لئے موعود برحق نے فرمایا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

امام مہدی کون ہے اور دعوئ مہدویت کی نوعیت کیا ہے؟

اب میں آخری سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اگر امام مہدی کے آنے کا یہی وقت ہے تو وہ امام مہدی کون ہے اور اس کی صداقت کا کیا ثبوت ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ عین وقت پر اور صحیح علامات کے ساتھ ظاہر ہونے والا موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا ہے تحریر فرماتے ہیں:-

"بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱)

(۲) پھر فرمایا:-

"میں قرآن و حدیث کا مصدق و مصداق ہوں میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں میں کافر نہیں بلکہ انا اول المومنین کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶)

(۳) مزید ارشاد فرمایا:-

"آنے والے کا نام جو مہدی رکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے
کہ وہ آنے والا علم دین خدا
سے ہی حاصل کرے گا۔ اور
قرآن اور حدیث میں کسی
استاد کا شاگرد نہیں ہوگا
سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں
کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی
ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے
کسی انسان سے قرآن یا حدیث
یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا
ہے یا کسی مفسر یا محدث
کی شاگردی اختیار کی ہے پس
یہی مہدویت ہے کہ جو نبوت
محمدیہ کے منہاج پر مجھے
حاصل ہوئی ہے اور اسرار
دین بلاواسطہ میرے پر کھولے
گئے ہیں"
(ایام الصلح صفحہ ۱۵۳)

(۴) اپنے دعویٰ کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔
"مہدی کی نسبت احادیث میں چار قول ہیں۔
۱۔ ایک یہ کہ مہدی سادات میں سے ہوگا۔
(۲) دوسرے یہ کہ قریش میں سے سادات ہوں یا نہ ہوں۔
(۳) تیسرے یہ ہے کہ رجل من امتی۔ یعنی مہدی میری امت میں سے ایک مرد ہے خواہ کوئی ہو۔
(۴) چوتھے یہ حدیث ہے کہ لا المہدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے اور کوئی مہدی نہیں ہوگا وہی مہدی ہے جو عیسیٰ کے نام پر آئیگا۔ اسی آخری قول کے متعلق وہ اقوال محدثین ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں بجز حدیث عیسیٰ مہدی کے کوئی ان حدیثوں میں سے جرح سے خالی نہیں مگر عیسیٰ کا مہدی ہونا بلکہ سب سے بڑا مہدی ہونا تمام اہلحدیث اور آئمہ اربعہ کے نزدیک بغیر کسی نزاع کے مسلّم ہے پس یہی وہی مہدی ہوگا جو عیسیٰ بھی کہلاتا ہے اور اس مہدی کے لئے شرط نہیں ہے کہ حسنی یا حسینی یا ہاشمی ہو"
(چشمہ معرفت اشتہار صفحہ حاشیہ)

امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم نشان

احادیث نبویہ میں مہدی موعود کی صداقت کے دو عظیم نشان مقرر ہیں۔ ایک کسوف وخسوف اور دوسرا اشاعت توحید و تبلیغ دین۔ ان دو نشانوں کی رو سے سیدنا حضرت مہدی معہود و مسیح موعود کی سچائی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے

پہلا نشان صداقت

حضرت امام محمد باقرؒ روایت فرماتے ہیں:۔

ان لمھدینا اٰیتین لم
تکونا منذ خلق السمٰوات
والارض ینکسف القمر
لاول لیلۃ من رمضان
وتنکسف الشمس
فی النصف منہ

(۱) الدار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸
(۲) اکمال الدین صفحہ ۳۶۸
(۳) بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۸)

حجج الکرامہ میں لکھا ہے:۔
محمد بن علی گفتہ مہدی را دو آیت است کہ نبودہ از روز یکہ خدا آسمان و زمین آفرید کسوف گیرد ماہتاب در شب اول از ماہ رمضان و آفتاب در نصف رمضان و اجتماع ایں ہر دو کسوف در یک گاہے نبودہ"
(حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴)

حافظ محمد لکھوکے والے نے لکھا ہے ؎
تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ اک روایت والے
(احوال الآخرۃ صفحہ ۲۳)

ظاہر ہے کہ کسوف وخسوف آسمانی نشان ہے جو انسان کی دسترس سے باہر ہے اس نشان کے چار پہلو ہیں
(۱) رمضان کا مہینہ ہو
(۲) چاند کو گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی رات میں گرہن لگے۔
(۳) سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن میں گرہن لگے
(۴) مدعی مہدویت موجود ہو جس کی گواہی کے طور پر یہ نشان ظاہر ہو

معزز حاضرین! یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا واضح نشان قدرت اور نشان صداقت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کے وقت جب علماء و عوام آپ کی تکذیب کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے عین ماہ رمضان میں مقررہ تاریخوں کے مطابق آسمانوں پر سورج اور چاند کو گرہن لگا کر اپنے فرستادہ کی سچائی یہ نشان قائم کر دیا کاش! کہ لوگ غور کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیکر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے ہیں ؎

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یوم پیدائش قائد اعظم

حضرت قائد اعظم کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ نے یوم پیدائش حضرت قائد اعظم کے موقعہ پر خصوصی کھیلوں کا انعقاد کیا۔ اس سلسلہ میں تمام محلہ جات میں کھیلیں ہوئیں۔ شام ۴ بجے اجتماعی طور پر گورنمنٹ تعلیم الاسلام پرائمری سکول سے مغربی گراؤنڈ میں فٹ بال کا نمائشی میچ کھیلا گیا۔ شائقین حضرات میچ سے بہت محظوظ ہوئے۔ اختتامی تقریب تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں قومی ترانہ پڑھا گیا

آخر میں ناظم صاحب اطفال نے اطفال پر اس تقریب کا مقصد واضح کیا۔ حضرت قائد اعظم کے لئے اور اس ملک پاکستان کی عظیم مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اطفال کو حضرت قائد اعظم کے لئے اور اس ملک پاکستان کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کے لئے اطفال سے دعا کی درخواست کی اس طرح اختتامی تقریب ختم ہوئی۔ آخر میں اس خوشی کے موقعہ پر شائقین اور کھلاڑیوں میں لڈو تقسیم کئے گئے۔

(نائب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا کمسن بھتیجا محمود احمد ابن چوہدری محمد ارشد صاحب ورک ۱۰ روز شدید علیل رہنے کے بعد ۶ دسمبر صبح وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون
متوفی چوہدری سلطان علی ورک مرحوم آف بھاگووال (سیالکوٹ) کا پوتا اور چوہدری نصیر احمد باجوہ مرحوم آف چک ۸۸ لائلپور کا نواسہ تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(محمد امجد ورک۔ اسلام آباد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز والدین کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
عبدالشکور ناصر واہ کینٹ

۲۔ خاکسار کی ممانی جان محترمہ رسول بی بی صاحبہ آف چک نمبر ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) کا کچھ عرصہ قبل گلے کا اپریشن ہوا تھا اپریشن تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل کامیاب رہا۔ لیکن کمزوری ابھی باقی ہے اور صحت خراب ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمادے
محمد سلیم احمد ڈگری۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

۳۔ مکرم ماسٹر مولاداد صاحب بیمار چلے آرہے ہیں صحت بہت کمزور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
سردار محمد۔ دارالیمن غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روئیداد جلسہ سالانہ (خواتین) جماعتِ احمدیہ ۱۹۷۶ء

(مرتبہ۔ محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ آف کراچی)

(۳)

اجلاس دوم

ٹھیک دو بجے اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان افروز خطاب فرمایا جو جلسہ گاہ مردانہ سے ریلے کیا گیا۔

تیسرا دن — ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

اجلاس اوّل

اجلاس اوّل کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقاریر بعنوان "احمدیت کی امتیازی شان" اور ذکرِ حبیب (محبتِ الٰہی اور خدمتِ قرآن) مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئیں۔

بعد ازاں ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر ہمارے پروگرام کا آغاز زیرِ صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترمہ عفت مبارکہ صاحبہ نے کی۔ نظم طیبہ کریم صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد نمائندہ ماریشس محترمہ حسنیٰ صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ جس کا اُردو ترجمہ محترمہ بلقیس بشیر صاحبہ نے پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے فرمایا:۔

اس وقت ماریشس میں چھ مساجد ہیں اور ایک مسجد زیرِ تعمیر ہے اور احمدیوں کی تعداد کئی ہزار ہے۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ماریشس آنے کی درخواست کی۔

پھر نمائندہ انڈونیشیا محترمہ بیگم اکمم شریف صاحبہ صدر لجنہ پاڈانگ نے خطاب فرمایا۔ جس کا اردو ترجمہ خاکسار امۃ الرفیق ظفر نے پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا:۔

پاڈانگ کی لجنہ انڈونیشیا میں سب سے پرانی لجنہ ہے۔ اسے قائم ہوئے نصف صدی ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال ہم نے پچاس سالہ جوبلی منائی۔ پاڈانگ شہر میں ناصرات اور لجنہ کی تعداد دو سو سے زائد ہے۔ ہر جمعہ کی نماز کے بعد درسِ قرآن ہوتا ہے۔ ہر اتوار کو ناصرات اور اطفال کو قرآن مجید پڑھانے اور زبانی آیتیں یاد کرانے کا انتظام ہے۔

پاڈانگ میں لجنہ کا دفتر ان کی اپنی تعمیر کردہ عمارت میں ہے۔ اس عمارت کا افتتاح محترم مولوی محمد صادق صاحب نے ۱۹۷۰ء میں کیا تھا۔

اس سال دس روزہ تربیتی کلاس بھی منعقد کی گئی جس میں سارے سماٹرا اور جاوا سے ۸۰ خدام اور ناصرات نے حصہ لیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے دعا کی درخواست کی، بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ سالانہ کے حُسنِ انتظام کو سراہا۔

بعد ازاں محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "دعا کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔

جس کے بعد انگریز احمدی خاتون محترمہ سلمیٰ سعید صاحبہ نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے حاضرین کو سلام کا تحفہ پیش کیا اور دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد محترمہ اکبری بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی اور پھر محترمہ مومنہ صاحبہ نمائندہ وفد بنگلہ دیش نے تمام ممبرات کو لجنہ بنگلہ دیش کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ بنگلہ دیش میں ۷۰ مقامات پر لجنہ قائم ہے۔ بچیوں کو دعائیں اور قرآنی آیات سکھائی جاتی ہیں۔ انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ بعد ازاں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے تحت اللفظ چند قطعات اور ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔ پھر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر دعائیہ خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام ممبراتِ لجنہ کو دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ لوگ تکلیف اٹھا کر اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو ہمت و استقلال دے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر جائے اور ہمیں بھی آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ نے "آزادیٔ نسواں اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی:۔

دینِ اسلام نے عورت کو جو باوقار آزادی عطا کی ہے اور معاشرے میں اسے جس نمایاں حیثیت و مقام سے سرفراز کیا یہ دینِ اسلام کی عطا کردہ آزادی ہے جو اس نے طبقۂ نسواں کو دی۔

اس کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آج کی عورت کے تمام مسائل کا حل، اس کی مشکلات کی دُوری، اس کی رُوح کی تسکین کا سامان اُس وقت ہو گا جب وہ دینِ اسلام کی عطا کردہ آزادی کی حدود میں اپنے مقام کا تعین کرے اور اپنے قول و فعل سے ان اصولوں کی صحیح تفسیر بنے۔

ساڑھے بارہ بجے ہمارا یہ اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔

اجلاس دوم

اجلاس دوم کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُوح پرور اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ اختتامی خطاب نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

ہمارے اس جلسہ سالانہ میں نہ صرف پاکستان کے کونے کونے سے احمدی خواتین تشریف لائیں بلکہ بہت سی خواتین مختلف دیار و امصار سے ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے اس مقدس اور بابرکت جلسہ میں تشریف لائیں اور حاضراتِ جلسہ کی تعداد ۵۴۵۵۷ رہی۔

جرمنی، ماریشس، انڈونیشیا، لندن، امریکہ اور بنگلہ دیش سے احمدی بہنیں تشریف لائیں اور الٰہی بشارت یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی مصداق ٹھہریں۔

اس جلسہ پر تشریف لانے والی غیر ملکی بہنوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ محترمہ عائشہ شہید صاحبہ ڈیٹن (امریکہ)
۲۔ " الحاج رضیہ ظفر صاحبہ " "
۳۔ " زکیہ حفیظ صاحبہ " "
۴۔ " عطیۃ الصبور صاحبہ " "
۵۔ " سلمیٰ حبیب صاحبہ فلاڈلفیا "
۶۔ " فردوس عبد العزیز صاحبہ " "
۷۔ " بیگم ایس۔ جے۔ روبن سن
۸۔ " لنڈا صاحبہ کیلے فورنیا "
۹۔ " حسنیٰ بیگم ابوطالب صاحبہ ماریشس
۱۰۔ " بیگم اکمم شریف صاحبہ انڈونیشیا
۱۱۔ " جومیمہ صاحبہ "
۱۲۔ " بیگم ہدایت اللہ حبش صاحبہ فرینکفورٹ۔ جرمنی

ایوانِ محمود میں کھیلوں کا اہتمام

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ایوانِ محمود میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس اور کیرم بورڈ کی کھیلوں کا انتظام ہے۔ یہ انتظام خدام کے اندر کھیل اور ورزش کے شوق کو اُجاگر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس موقعہ سے استفادہ کریں گے اور روزانہ تشریف لا کر اپنے کھیل کے معیار کو بلند کریں گے۔ عنقریب بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس کے آل ربوہ ٹورنامنٹس بھی منعقد کروائے جائیں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی)

اعلانِ نکاح

مکرم ناصر احمد صاحب ملہی متعلم شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ ابن چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ خدیجہ شاہین صاحبہ بنت اللہ دین صاحب ساکن چک نمبر ۱۶۱ مراد ضلع بہاولپور سے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۳ فتح ۱۳۵۵ ہش (۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء) کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے اور اس کے نیک ثمرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی۔ شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۂ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اِس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید سنوری آف کراچی کو سابقہ تکلیف کے علاوہ جلسہ سالانہ سے واپس کراچی جا کر بخار ہو گیا ہے۔ ان کی پوتیاں بھی فلو سے بیمار ہیں۔

۲- مکرم قریشی دین محمد صاحب نبی سر روڈ و اسلے لائل پور میں ضیق النفس اور اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔

تمام مریضوں کی شفاءِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

۳- مکرم الحاج محمد علی صاحب فیضی مکان ۱۲۳ شورہ کوٹھی گلبرگ لاہور ایک لمبے عرصہ سے ہوتیا بند اور بلڈ پریشر کی بیماری میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ بلڈ پریشر کی وجہ سے ان کی آنکھوں کا اپریشن نہیں ہو سکتا بینائی بند ہو جانے کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (الحاج محمد شریف اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۴- مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ صدر حلقہ لیاقت آباد کراچی کو سانس کی عرصہ سے تکلیف ہے احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد طاہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لیاقت آباد شرقی۔ کراچی)

اعزازی معلّمین کی دوسری کلاس

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظم ارشاد وقفِ جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب اعزازی وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلا معاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کلاس یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء سے ربوہ میں شروع ہوئی تھی جو آخر دسمبر کو ختم ہو گئی ہے اور دوسری کلاس جنوری ۱۹۷۷ء میں شروع ہو رہی ہے۔ امراء اور صدر صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان کے نام بھجوائیں۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اسلئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے فوراً اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے ؛

جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں جمع شدہ چندہ وقفِ جدید کی رقوم بلا تاخیر سال کی تخصیص کے ساتھ مرکز میں بھجوا دیں اور ان کی تفصیل بھی ساتھ ہی بھیج دیں تاکہ جلد اندراج ہو سکے اور یہ رقمیں ۱۹۷۶ء کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے چھوٹے بھائی راجہ بشیر الدین صاحب جو کہ حضرت صوفی محمد رفیع صاحب مرحوم (ریٹائرڈ ڈی ایس پی) کے بیٹے تھے، مورخہ ۲؍ دسمبر ۱۹۷۶ء ۵۰ سال کی عمر میں احمدیہ منزل براج کالونی سکھر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ نماز جنازہ جناب قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سکھر و جیکب آباد نے پڑھائی اور انہیں گھوٹکی ضلع سکھر میں اپنی والدہ محترمہ کے قدموں میں سپردِ خاک کیا گیا۔ چونکہ سکھر کی جماعت بہت ہی قلیل ہے لہذا غائبانہ نمازِ جنازہ کے لئے احباب سے درخواست ہے۔

مرحوم نے دو بیوگان کے علاوہ سات بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (راجہ فخر الدین ابن صوفی محمد رفیع صاحب مرحوم احمدیہ منزل براج کالونی سکھر سندھ)

۵- مکرم صوبیدار حبیب خان صاحب جو جماعت واہ کینٹ کے ایک مخلص دوست ہیں۔ C.M.H راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ ہرنیا کا تیسری دفعہ اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد شفیع سلیم لوری واہ کینٹ)

۶- خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم ملک عبد الحلیم حامد ابن ملک عبد العظیم خان صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں چند روز سے بیمار ہے۔ احباب کرام صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک عبد العلیم خالد اسسٹنٹ انچیف محکمہ موسمیات کراچی ۳۲)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴